از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 7 مارچ، 1995

میجر جنرل آئی پی ایس دیوان

بنام

یونین آف انڈیا و دیگراں

[بی پی جیون ریڈی اور کے ایس پر یپورن، جسٹس صاحبان]

قانونِ ملازمت-ترقی—عدالتی جانچ—تحقیقات پر مبنی منفی تبصرے— تبصرے کے خلاف درخواست—ترقی کے لیے اعلامیہ 'نامناسب'—ترقی کے لیے خارج ہونے کی تجویز کرنے والا ریکارڈ مجموعی تخمینہ کاری پر مبنی تھا—ترقی کی کارروائی کے بعد درخواست کو خارج کرنا—قرار پایا گیا کہ ترقی کی کارروائی غلط نہیں تھی۔

منفی تبصرہ— محض ملازم کی تشخیص کی بنیاد پر بنایا جا سکتا ہے—جب تک کہ قاعدہ کوئی جانچ فراہم نہ کرے یا تبصرہ کرنے سے پہلے درخواست کرنے کا موقع ضروری نہ ہو— منفی تبصرے کی نوعیت— منفی تبصرہ کرنا بند نہیں کرتے اور صرف اس وجہ سے 'شدید ناراضگی' بن جاتے ہیں کہ سخت زبان استعمال کی جاتی ہے۔

انتخابی کمیٹی—امیدوار کا انتخاب نہ ہونا—جب تک کہ قواعد کی ضرورت نہ ہو انتخابی کمیٹی وجوہات درج کرنے کی پابند نہیں ہے۔

اپیل کنندہ میجر جنرل کے خلاف تشکیل شدہ عدالتی جانچ نے اطلاع دی کہ مہتمم کے طور پر اس نے بعض مقدمات کی تحقیقات میں سنگین خامیاں کیں۔ اس رپورٹ کی بنیاد پر چیف آف آرمی اسٹاف نے اپیل کنندہ کے سروس ریکارڈ پر رکھے جانے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ 'وہ مقدمات کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

باریکیوں کو سمجھنے اور مقدمات کے معائنے میں اپنی پیشہ ورانہ ذہانت اور تجربے کو لاگو کرنے میں ناکام رہے۔ وہ مقدمات کی تفصیل سے جانچ کرنے اور اس میں شامل اہم مسائل پر غور کرنے میں ناکام رہے۔ اس پر مقدمات کو غلط طریقے سے سنبھالنے اور بند کرنے اور اس انداز میں کام کرنے کا الزام لگایا جانا چاہیے جس کی اس کے عہدے سے توقع نہیں کی جاتی ہے اور اسے اعلی ذمہ داری سونپی جاتی ہے۔ مذکورہ منفی تبصرے کے خلاف، اپیل کنندہ نے مرکزی حکومت کو قانونی شکایت پیش کی۔ اس دوران اپیل کنندہ، اگرچہ سب سے سینئر تھا، پھر بھی اسے انتخابی بورڈ نے اس کے مجموعی مختصر خاکہ کی بنیاد پر ترقی کے لیے نااہل قرار دے دیا۔ انتخابی کارروائی کے بعد منفی تبصروں کے خلاف ان کی نمائندگی کو خارج کر دیا گیا۔ ترقی سے انکار سے ناراض ہو کر مدعاعلیہ نے عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں شکایت کی گئی کہ اسے صرف ان منفی تبصروں کی وجہ سے ترقی نہیں دی گئی جو طریقہ کار کے خلاف اور فطری انصاف کے اصول کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کیے گئے تھے لیکن اسے خارج کر دیا گیا۔

اس عدالت میں اپیل میں اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ (i) تبصرے کالعدم تھے اور انہیں دھیان میں نہیں رکھا جاسکتا تھا کیونکہ در حقیقت وہ "شدید ناراضگی" تھے جس کے لیے حکام 5 جنوری 1989 کے یادداشت کے تحت وجہ بتاؤ نوٹس جاری کرنے کے پابند تھے جو افسران کو سرزنش دینے کا طریقہ کار طے کرتا ہے۔ (ii) اپیل کنندہ کی طرف سے منفی تبصرے کے خلاف پیش کی گئی قانونی شکایت کو اس کا مقدمہ ترقی کے لیے غور کے لیے آنے سے پہلے نمٹا دیا جانا چاہیے تھا؛ اور (iii) اپیل کنندہ کا انتخاب نہ کرنے کی کوئی خاص وجہ نہیں بتائی گئی ہے۔

اپیل کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا گیا کہ: 1. انتخابی بورڈ کے ذریعے اپنائے گئے طریقہ کار میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں ہے۔ انتخاب فوقیت پر نہیں بلکہ قابلیت پر مبنی تھا۔ انتخابی بورڈ کے اراکین کے خلاف بدنیتی یا تعصب کا کوئی الزام نہیں ہے۔ انتخاب کے عمل کے خلاف جو کچھ بھی ہو سکتا ہے اور تجویز کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ بورڈ نے مذکورہ بالا منفی تبصروں کو مدنظر رکھا۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ مذکورہ تبصروں کو در حقیقت غور و فکر میں لیا گیا تھا، اپیل کنندہ کے انتخاب میں غلطی نہیں کی جاسکتی۔ سب سے پہلے، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ صرف مذکورہ تبصرے ہی انتخاب نہ ہونے کی وجہ تھے؛ اپیل کنندہ کا انتخاب نہ ہونا مجموعی تخمینہ کاری پر مبنی معلوم ہوتا ہے۔ دوسرا، مذکورہ تبصروں کے خلاف اپیل کنندہ کی طرف

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سے پیش کردہ قانونی شکایت کو مرکزی حکومت نے خارج کر دیا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ مذکورہ غور کے بعد۔ یہ شکایت کہ انتخابی بورڈ کے ذریعے اس کے کیس پر غور کرنے سے پہلے اس کی قانونی شکایت پر غور کیا جانا چاہیے تھااور اسے نمٹا دیا جانا چاہیے تھا، محض تکنیکی ہے۔ اگر اس کی قانونی شکایت کو مکمل یا جزوی طور پر برقرار رکھا جاتا تو اس شکایت پر سنجیدگی سے غور کیا جا سکتا تھا لیکن اس وقت نہیں جب اسے خارج کر دیا گیا ہو۔ان حالات میں عدالت انتخابی بورڈ کے قوانین اور کارروائیوں پر اپیلٹ اتھارٹی کے طور پر نہیں بیٹھ سکتی۔

بیکنتھاناتھ داس و دیگر بنام چیف ڈسٹرکٹ میڈیکل آفیسر، باریپدا و دیگر، [1992] 2 ایس سی سی 299 اور آر ایل بٹیل بمقابلہ یونین آف انڈیا اور دیگر، [1971] 2 ایس سی آر 55، اس کے بعد آئے۔

برج موہن سنگھ چوپڑا بمقابلہ ریاست پنجاب، [1987] 2 ایس سی سی 188، ناقابل اطلاق قرار دیا گیا۔

2. مناسب افسر بالا دفتر کی کارکردگی کے محض تخمینہ کاری کی بنیاد پر منفی تبصرہ کر سکتا ہے اور اس طرح کے تبصرے کرنے سے پہلے کوئی جانچ یا درخواست کرنے کا پیشگی موقع فراہم کرنے کی ضرورت نہیں ہے-جب تک کہ قواعد اس طرح فراہم نہ کریں۔اس طرح کے معاملے میں افسر کے لیے دستیاب داد رسائی یہ ہے کہ اس طرح کے تبصرے کے خلاف متعلقہ اتھارٹی کے سامنے نمائندگی کی جائے یا اس طرح کی دوسری داد رسائی کو اپنایا جائے جو اسے قانون میں دستیاب ہیں۔

3. جن تبصروں کی شکایت کی گئی ہے انہیں 5 جنوری 1989 کے یاداشت کے معنی میں "شدید ناراضگی" کے اظہار کے طور پر نہیں سمجھا یا اس کی تشریح نہیں کی جا سکتی اور اس لیے اس کی طرف سے مقرر کردہ طریقہ کار پر عمل کرنا ضروری نہیں تھا۔وہ منفی تبصرے ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں؛ انہیں "شدید ناراضگی" کے اظہار کے طور پر سمجھنے کا کوئی وارنٹ نہیں ہے۔صرف اس وجہ سے کہ استعمال شدہ زبان مضبوط ہے، منفی تبصرے منفی تبصرے ہونے سے باز نہیں آتے۔ بہر حال، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس معاملے میں قدرتی انصاف کے اصول یعنی دوسری طرف کی سنوائی کی خلاف ورزی کی گئی ہے، جیسا کہ اپیل کنندہ کر سکتا تھا، اور درحقیقت مرکزی حکومت کو تبصرے کے خلاف قانونی شکایت درج کرا سکتا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

4. جب تک قواعد کی ضرورت نہ ہو، انتخابی کمیٹی / انتخابی بورڈ وجوہات درج کرنے کا پابند نہیں ہے کہ وہ کسی خاص شخص کا انتخاب کیوں نہیں کر رہے ہیں اور / یا وہ کسی خاص شخص کا انتخاب کیوں کر رہے ہیں، جیسا کہ معاملہ ہو۔

یونین آف انڈیا بمقابلہ ایچ پی چوتھیا اور دیگر، [1978] 2 ایس سی سی 586 اور دی مینجر، گورنمنٹ برانچ پریس اور دیگر بنام ڈی بی بیلیاپا، [1979] 2 ایس سی آر 458، ناقابل اطلاق قرار دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3273، سال 1995۔

دہلی ہائی کورٹ کے 30.9.94 کے فیصلے اور حکم سے سی ڈبلیو پی نمبر 4133، سال 1994۔

اپیل کنندہ کے لیے جی راما سوامی، ڈی این گوبردھن، مس پنکی آنند اور مس گیتا لوتھرا۔

جواب دہندگان کی طرف سے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل الطاف احمد اور این این گوسوامی، وائی پی مہاجن اور مسز انیل کٹیار۔

عدالت کا فیصلہ بی پی جیون ریڈی، جسٹس کی جانب سے دیا گیا۔

دہلی عدالت عالیہ کے اس حکم کے خلاف اپیل کو ترجیح دی جاتی ہے جس میں اپیل کنندہ کی طرف سے داخلے کے مرحلے پر دائر رٹ پٹیشن کو خارج کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ، میجر جنرل آئی پی ایس دیوان، لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے پر ترقی سے انکار سے ناراض ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگرچہ وہ ترقی کے لیے زیر غور کئی امیدواروں میں سب سے سینئر تھے اور ان کی خدمات کا ریکارڈ سب سے بہتر تھا، لیکن انہیں ترقی صرف اور صرف 11 مئی 1993 کو چیف آف آرمی اسٹاف جنرل ایس ایف روڈریگس کی طرف سے ان کے خلاف کیے گئے منفی تبصروں کی وجہ سے نہیں دی گئی۔ اپیل کنندہ شکایت کرتا ہے کہ مذکورہ منفی تبصرے کرتے وقت متعلقہ قواعد کے ذریعہ مقرر کردہ طریقہ کار پر عمل نہیں کیا گیا اور نہ ہی فطری انصاف کے اصول پر عمل کیا گیا۔ اس کے مطابق، وہ مذکورہ تبصروں کو ہٹانے اور لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے پر ترقی کے لیے دعا کرتا ہے۔

شکایت کردہ منفی تبصرے درج ذیل ہیں:

"خفیہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

آئی سی-12599 ایل میجر جنرل آئی پی ایس دیوان، ایم جی اے ایس سی، ہیڈ کوارٹر ساؤتھ کمانڈ کے معاملے میں فائل پر تعینات کیے جانے والے دستوں کے منفی تبصرے

1992.1 میں ہیڈ کوارٹر سدرن کمانڈ کے ذریعے آر سی 19 (اے) 89-جے پی آر اور پی ای 3 (اے) / 9 اے-جے پی آر کے سی بی آئی مقدمات کو غلط طریقے سے سنبھالنے کی تحقیقات کرنے کے اس ہیڈ کوارٹر کے حکم کے نتیجے میں، یہ بات سامنے آئی ہے کہ میجر جنرل آئی پی ایس دیوان (سابق ایم جی آئی سی ایڈ مرل) اب ایم جی اے ایس سی ہیڈ کوارٹر سدرن کمانڈ دونوں مقدمات کی باریکیوں کو سمجھنے اور ان کے معائنے میں اپنی پیشہ ورانہ ذہانت اور تجربے کو لاگو کرنے میں ناکام رہے۔ وہ معاملات کی تفصیلات کا جائزہ لینے، یا تفصیلی تجزیہ کرنے میں بھی ناکام رہے اور ایم جی اے ایس سی کے غیر فعال مشورے کی بنیاد پر محض اپنے خیالات کی توثیق کی۔ اس نے محض اے ایس سی کے معاہدے کے طریقہ کار کا دفاع کرنے کے لیے اپنا ذہن لگایا تھا اور اس میں شامل بڑے مسائل پر غور نہیں کیا تھا۔ ان پر مقدمات کو غلط طریقے سے سنبھالنے اور بند کرنے اور اس انداز میں کام کرنے کا الزام لگایا جانا چاہیے جس کی ان کے عہدے سے توقع نہیں کی جاتی ہے اور ایم جی آئی سی ایڈم ہیڈ کوارٹر سدرن کمان کے طور پر انہیں اعلی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

2. کیس کے تجزیے پر، مجھے میجر جنرل آئی پی ایس دیوان، اس وقت کے ایم جی آئی سی ایڈ منسٹریشن اب ایم جی اے ایس سی ہیڈ کوارٹر سدرن کمانڈ کا طرز عمل قابل مذمت معلوم ہوتا ہے اور ہدایت دیتا ہوں کہ میرے تبصروں کو افسر کے فائل میں ریکارڈ پر رکھا جائے۔

دستخط/-

(ایس ایف روڈریگز)

جنرل

سی او اے ایس

11 مئی، 1993"۔

خود کو مطمئن کرنے کے لیے، ہم نے جواب دہندگان سے کہا کہ وہ مذکورہ منفی تبصروں سے متعلق ریکارڈ پیش کریں اور ساتھ ہی لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے پر ترقی کے لیے اپیل کنندہ اور دیگر ان کے غور سے متعلق ریکارڈ بھی پیش کریں۔ دونوں ریکارڈ اسی کے مطابق ہمارے سامنے رکھے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

گئے ہیں، جن پر ہم نے غور کیا ہے۔ ہم سب سے پہلے ان حالات کا حوالہ دیں گے جن میں اپیل کنندہ کے خلاف مذکورہ بالا منفی تبصرے کیے گئے تھے۔

سی بی آئی نے اس وقت کے ڈی ڈی ایس ٹی-61(I) ذیلی علاقے کے ایک ایچ ایس نندا کے خلاف کچھ مقدمات درج کیے تھے۔ ذیلی علاقہ جنوبی کمان کی کمان اور اختیار میں آتا تھا۔ اس کے مطابق، نندا کے خلاف دو مقدمات پر کارروائی کی گئی۔ اپیل کنندہ اس وقت جنوبی کمان میں انتظامیہ کے مہتمم میجر جنرل تھے۔ اپیل گزار سمیت کئی افسران کے خلاف الزام یہ تھا کہ انہوں نے مذکورہ مقدمات پر مناسب طریقے سے اور قواعد کے مطابق کارروائی نہیں کی، جس کے نتیجے میں مذکورہ مقدمات کو ختم کرنا پڑا۔ الزام یہ تھا کہ مذکورہ مقدمات کو جنوبی کمان کے افسران بشمول اپیل کنندہ نے لاپرواہی اور غیر معمولی انداز میں نمٹا تھا، جس کے نتیجے میں مقدمات کو غلط طریقے سے نمٹا گیا۔ مذکورہ کیس کو غلط طریقے سے سنبھالنے سے متعلق حالات پر عدالتی جانچ کا حکم دیا گیا تھا۔ جانچ کے دوران عدالتی جانچ نے اپیل کنندہ سمیت کئی افسران کے بیانات ریکارڈ کیے اور اپنی رپورٹ پیش کی۔ اس نے رائے دی کہ اگرچہ بدنیتی پر مبنی ارادے کو منسوب نہیں کیا جا سکتا، لیکن نندا کے خلاف مذکورہ مقدمات کی کارروائی میں اپیل کنندہ سمیت سینئر افسران کی طرف سے سنگین خامیاں ہوئی ہیں۔ انہوں نے متعلقہ افسران میں سے ہر ایک کی خامیوں اور ذمہ داریوں کا تعین کیا۔ جہاں تک اپیل کنندہ کا تعلق ہے، عدالتی جانچ نے پایا کہ جس طریقے سے اس نے میجر جنرل، انتظامیہ کے مہتمم کے طور پر اسے سونپی گئی ذمہ داری کو نبھایا اس کا الزام اس پر لگایا جانا چاہیے۔ (تمام متعلقہ افراد کے مفاد میں، ہم عدالتی جانچ کے ذریعے استعمال کیے گئے عین الفاظ کو نکالنے سے گریز کر رہے ہیں۔) عدالتی جانچ کی رپورٹ کی بنیاد پر مذکورہ بالا منفی تبصرے اس وقت کے چیف آف آرمی اسٹاف جنرل روڈریگس نے کیے تھے۔

لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے پر ترقی کے لیے اپیل کنندہ کے غور سے متعلق ریکارڈ پر آتے ہوئے، 18 جولائی 1994 کو منعقدہ اسپیشل انتخابی بورڈ کی 55 ویں (1994) میٹنگ کے مختصر نامے کا ریکارڈ ظاہر کرتا ہے کہ اے ایس سی کے کور میں لیفٹیننٹ جنرل کے قائم مقام عہدے پر اے ایس سی افسران کی ترقی کے لیے، چار افسران پر غور کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ چار افسران کی فہرست میں نمبر شمار 1 پر تھا۔ تاہم انتخابی بورڈ نے ایس نمبر 4 پر افسر کا انتخاب کیا۔ اس اپیل میں مدعا علیہان کی جانب سے دائر جوابی حلف نامے میں، پیراگراف (25) III میں کہا گیا ہے کہ درخواست گزار کو اس کی مجموعی مختصر خاکہ کی بنیاد پر لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے پر ترقی کے لیے 'نااہل' پایا گیا ہے۔ مذکورہ خط

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(منفی تبصرے) اگرچہ فائل کا حصہ ہے، لیکن یہ ممبر ڈیٹا شیٹ (ایم ڈی ایس) کا حصہ نہیں ہے جو انتخابی بورڈ کے ممبران استعمال کرتے ہیں۔" انتخابی بورڈ کا ریکارڈ، چاہے جو بھی ہو، مذکورہ بیان کی تائید نہیں کرتا ہے۔ لہذا ہم اس مفروضے پر آگے بڑھ سکتے ہیں کہ مذکورہ منفی تبصرے انتخابی بورڈ کے نوٹس میں لائے گئے تھے۔

ایک حقیقت، جو متعلقہ ہے، اس مرحلے پر دیکھی جا سکتی ہے۔ مذکورہ بالا منفی تبصروں کے خلاف اپیل کنندہ نے مرکزی حکومت کو ایک قانونی شکایت پیش کی جسے اہلیت سے مبرا قرار دیتے ہوئے خارج کر دیا گیا۔ قانونی شکایت کو خارج کرنے کی تاریخ 3 اکتوبر 1994 ہے۔

اپیل کنندہ کے وکیل سری جی راما سوامی نے کہا کہ اپیل کنندہ کے خلاف کیے گئے مذکورہ بالا منفی تبصرے واقعی "شدید ناراضگی" کے اظہار کے مترادف ہیں اور اس لیے حکام 5 جنوری 1989 کے یاداشت میں "افسران اور جونیئر کمیشنڈ افسران کو سرزنش کا ایوارڈ" کے موضوع پر مقرر کردہ طریقہ کار پر عمل کرنے کے پابند ہیں۔ یاداشت کے پیراگراف 15 میں کہا گیا ہے کہ "شدید ناراضگی" یا "ناراضگی" کا خط جاری کرنے سے پہلے، اتھارٹی ایک وجہ بتاؤ نوٹس جاری کرے گی جس میں افسر کے خلاف تجویز کردہ مخصوص کارروائی کا اشارہ اس طرح کے متعلقہ کاغذات اور دستاویزات کے ساتھ دیا جائے گا جو افسر کو مؤثر طریقے سے اپنی وضاحت پیش کرنے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہیں۔ چونکہ اس طریقہ کار پر عمل نہیں کیا گیا تھا، اس لیے اسے پیش کیا جاتا ہے، مذکورہ بالا تبصرے کالعدم اور غیر موثر ہیں اور اپیل کنندہ کے ترقی کے معاملے پر غور کرتے وقت ان کو مد نظر نہیں رکھا جا سکتا تھا۔ سری جی راما سوامی نے برج موہن سنگھ چوپڑا بمقابلہ ریاست پنجاب، [1987] (2) ایس سی سی 188 میں اس عدالت کے فیصلے کی طاقت پر مزید پیش کیا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ قانونی شکایت کو اس کا مقدمہ ترقی کے لیے غور کے لیے آنے سے پہلے ہی نمٹا دیا جانا چاہیے تھا۔ جیسا کہ حقیقت میں، اس نے پیش کیا، یہ بالکل دوسرے طریقے سے ہوا؛ جب کہ اپیل کنندہ کے ترقی کے معاملے پر جولائی 1994 کے مہینے میں غور کیا گیا تھا، اس کی قانونی شکایت کو صرف اکتوبر 1994 میں نمٹا دیا گیا تھا۔ فاضل وکیل نے کہا کہ یہ واضح ہے کہ مذکورہ منفی تبصروں نے واضح طور پر اور یقینی طور پر اپیل کنندہ کے مقدمے کو متعصبانہ بنا دیا ہے۔ اپیل کنندہ کو ترقی سے انکار، جس نے فاضل وکیل کو پیش کیا، صرف اور خصوصی طور پر مذکورہ منفی تبصروں کی وجہ سے ہے۔ شری راما سوامی نے کہا کہ یہی وجہ ہے کہ جوابی حلف نامے میں اپیل کنندہ کا انتخاب نہ کرنے کی کوئی خاص وجہ نہیں بتائی گئی ہے جو مذکورہ ترقی کے لیے زیر غور چار افسران میں سب سے سینئر تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہمیں یہ کہنا چاہیے کہ ہم مذکورہ بالا پیشکشوں میں سے کسی سے متاثر نہیں ہیں۔

مذکورہ بالا منفی تبصرے فوج کے درجہ بندی کے اعلیٰ ترین عہدیدار نے کیے تھے، یعنی۔, چیف آف آرمی اسٹاف۔ یہ تبصرے محض مشاہدے پر نہیں بلکہ عدالتی جانچ کی رپورٹ پر مبنی تھے جو ان حالات میں جانے کے لیے مقرر کی گئی تھی جن میں ننداکے خلاف مقدمات کو غلط طریقے سے نمٹا گیا تھا۔ عدالتی جانچ نے ایک تفصیلی تفتیش کی جس میں اپیل کنندہ سمیت متعلقہ افسران کے بیانات بھی ریکارڈ کیے گئے۔ اپیل کنندہ پوری طرح جانتا تھا کہ عدالتی جانچ کس بارے میں ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ اپیل گزار پر باضابطہ طور پر فرد جرم عائد نہیں کی گئی تھی اور اس طرح کی کوئی باقاعدہ تفتیش نہیں کی گئی تھی لیکن منفی تبصرے کرنے کے لیے یہ ضروری نہیں تھا۔ درحقیقت منفی تبصرے، جیسا کہ اچھی طرح سے جانا جاتا ہے، افسر کی کارکردگی کے محض تخمینہ کاری کی بنیاد پر مناسب افسر بالا کے ذریعے کیے جا سکتے ہیں اور اس طرح کے تبصرے کرنے سے پہلے کوئی جانچ یا نمائندگی کرنے کا پیشگی موقع فراہم کرنے کی ضرورت نہیں ہے-جب تک کہ قواعد اس طرح فراہم نہ کریں۔ اس طرح کے معاملے میں افسر کے لیے دستیاب داد رسائی یہ ہے کہ اس طرح کے تبصروں کے خلاف متعلقہ اتھارٹی کے سامنے نمائندگی کی جائے یا اس طرح کی دوسری داد رسائی کو اپنایا جائے جو اسے قانون میں دستیاب ہیں۔

ہم جواب دہندگان کے وکیل سے اتفاق کرتے ہیں کہ جن تبصروں کی شکایت کی گئی ہے انہیں 5 جنوری 1989 کے یاداشت کے معنی میں "شدید ناراضگی" کے اظہار کے طور پر نہیں سمجھا یا اس کی تشریح نہیں کی جا سکتی اور اس لیے اس کے ذریعے مقرر کردہ طریقہ کار پر عمل کرنا ضروری نہیں تھا۔ وہ منفی تبصرے ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں اور ہیں؛ انہیں "شدید ناراضگی" کے اظہار کے طور پر سمجھنے کا کوئی وارنٹ نہیں ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ استعمال شدہ زبان مضبوط ہے، منفی تبصرے منفی تبصرے ہونے سے باز نہیں آتے۔ جو بھی ہو، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ فطری انصاف کا اصول، یعنی۔, اس معاملے میں دوسری طرف کی سنوائی کی خلاف ورزی کی گئی ہے، جیسا کہ اپیل کنندہ کر سکتا تھا، اور حقیقت میں، مرکزی حکومت کو تبصرے کے خلاف قانونی شکایت پیش کی۔

اس شکایت کے حوالے سے کہ انتخابی بورڈ کے ذریعے اس کے معاملے پر غور کرنے سے پہلے اس کی قانونی شکایت پر غور کیا جانا چاہیے تھا اور اسے نمٹا دیا جانا چاہیے تھا، یہ ضرور کہا جانا چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ مذکورہ اعتراض محض تکنیکی ہے۔ اگر اس کی قانونی شکایت کو مکمل یا جزوی طور پر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

برقرار رکھا جاتا تو اس شکایت پر سنجیدگی سے غور کیا جا سکتا تھا لیکن اس وقت نہیں جب اسے خارج کر دیا گیا ہو۔ یہ تجویز نہیں کی جاتی ہے کہ مرکزی حکومت نے انتخابی بورڈ کے ذریعے اپیل کنندہ کے انتخاب نہ ہونے کو تقویت دینے کے لیے مذکورہ قانونی شکایت کو خارج کر دیا۔ مرکزی حکومت کے خلاف بدنیتی کا کوئی الزام نہیں لگایا گیا ہے۔

جہاں تک لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے پر ترقی کے لیے انتخابی بورڈ کے ذریعے اپیل کنندہ کے انتخاب نہ ہونے کا تعلق ہے، ہمیں ان کے ذریعے اپنائے گئے طریقہ کار میں کوئی غیر قانونی حیثیت نظر نہیں آتی۔ ہم نے زیر غور چاروں افسران سے متعلق ورک شیٹ کا بھی جائزہ لیا ہے۔ نہ صرف اپیل کنندہ بلکہ منتخب کردہ شخص کے دو دیگر بزرگوں کو بھی نظر انداز کر دیا گیا۔ واضح رہے کہ انتخاب فوقیت پر نہیں بلکہ قابلیت پر مبنی تھا۔ انتخابی بورڈ کے اراکین کے خلاف بدنیتی یا تعصب کا کوئی الزام نہیں ہے۔ انتخاب کے عمل کے خلاف جو کچھ ہو سکتا ہے اور تجویز کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ بورڈ نے مذکورہ بالا منفی تبصروں کو مد نظر رکھا۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ مذکورہ تبصروں کو درحقیقت مد نظر رکھا گیا تھا، اپیل کنندہ کے انتخاب میں غلطی نہیں کی جا سکتی۔ سب سے پہلے، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ صرف مذکورہ تبصرے ہی انتخاب نہ ہونے کی وجہ تھے؛ اپیل کنندہ کا انتخاب نہ ہونا مجموعی تخمینہ کاری پر مبنی معلوم ہوتا ہے۔ دوسرا، مذکورہ تبصروں کے خلاف اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ قانونی شکایت کو مرکزی حکومت نے خارج کر دیا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ مذکورہ غور کے بعد۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، صورت حال مختلف ہو سکتی تھی اگر مذکورہ شکایت کو جزوی یا مکمل طور پر برقرار رکھا جاتا۔ ان حالات میں عدالت انتخابی بورڈ کے قوانین اور کارروائیوں پر اپیلٹ اتھارٹی کے طور پر نہیں بیٹھ سکتی۔

ہم متعلقہ ریکارڈ پر غور کرنے پر بھی مطمئن ہیں کہ اپیل کنندہ کے خلاف چیف آف آرمی اسٹاف کی طرف سے کیے گئے منفی تبصرے عدالت تفتیش کی رپورٹ پر مبنی اور اس سے مطابقت رکھتے ہیں جس میں نندا کے خلاف مقدمات کی کارروائی میں اپیل کنندہ کی ذمہ داری اور اس کے کردار کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ ہم مرکزی حکومت کے احکامات کی صداقت یا بصورت دیگر اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ قانونی شکایت کو خارج کرنے پر کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے ہیں۔ اگر یہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل کنندہ کے لیے کھلا ہے کہ وہ مذکورہ احکامات پر سوال اٹھائے، تو وہ ہمیشہ قانون کے مطابق ایسا کر سکتا ہے۔

جہاں تک برج موہن سنگھ چوپڑا کے فیصلے کا تعلق ہے جس کا حوالہ سری راما سوامی نے دیا ہے، پہلی مثال میں اس بات کی نشاندہی کی جا سکتی ہے کہ مذکورہ فیصلہ ایف آر 56-جے کے تحت لازمی سبکدوشی سے متعلق ہے، نہ کہ ترقی سے۔ مذکورہ فیصلے میں دس سال سے زیادہ پہلے کی گئی پرانی منفی اندراجات کی بنیاد پر لازمی سبکدوشی کے حکم میں غلطی پائی جاتی ہے۔ مذکورہ فیصلے میں کوئی شک نہیں کہ ایف آر 56-جے کے تحت لازمی سبکدوشی کے سوال کا فیصلہ کرتے وقت مذکورہ تبصرے کو مد نظر رکھنے سے پہلے منفی تبصروں کے خلاف نمائندگی کو نمٹا دیا جانا چاہیے۔ تاہم، اس پہلو کو بیکنتھا ناتھ داس اور دیگر بنام بعد میں تین ججوں کی بنچ کے فیصلے سے واضح طور پر اختلاف کیا گیا ہے۔ چیف ڈسٹرکٹ میڈیکل آفیسر، باریپدا و دیگر۔،[1992]2ایس سی سی-299۔ اگرچہ ہم اس بنیاد پر بھی آگے بڑھ سکتے ہیں کہ اپیل کنندہ کی ترقی کے معاملے پر غور کرتے ہوئے انتخابی بورڈ نے مذکورہ منفی تبصرے کو مد نظر رکھا تھا، اپیل کنندہ کو نظر انداز کرنے کے بورڈ کے فیصلے کو مختلف وجوہات کی بنا پر غلط یا کالعدم نہیں کیا جا سکتا۔ ہم اس بات کا اعادہ کرتے ہیں کہ بحث کرتے ہوئے ہم اس مفروضے پر آگے بڑھتے ہیں کہ انتخابی بورڈ نے مذکورہ منفی تبصروں کو مد نظر رکھا۔ اس کے باوجود، اپیل کنندہ کا انتخاب نہ کرنے کے بورڈ کے فیصلے کو اس وجہ سے خراب نہیں کیا گیا ہے کہ منفی تبصروں کے خلاف اس کی قانونی شکایت کو مرکزی حکومت نے خارج کر دیا تھا۔ آر ایل بٹیل بمقابلہ یونین آف انڈیا و دیگر،[1971]2ایس سی آر 55 میں آئینی بنچ کے فیصلے میں یہ نظریہ ظاہر کیا گیا ہے، جہاں اسی طرح کی یکساں قسم کی شکایت کی گئی۔

سری راما سوامی نے یونین آف انڈیا بمقابلہ ایچ پی چوتھیا اور دیگر،[1978]2ایس سی سی 586 میں اپنے ایک اور بیان کی حمایت میں فیصلے پر انحصار کیا کہ جہاں انتخابی بورڈ/انتخابی کمیٹی کے خلاف من مانی کے الزامات لگائے جاتے ہیں، بورڈ/کمیٹی کے ارکان میں سے ایک کو جوابی حلف نامہ دائر کرنا چاہیے جس میں ان حالات کی وضاحت کی جائے جن میں درخواست گزار کا انتخاب نہیں کیا گیا تھا۔ ہمیں اس طرح کے فیصلے سے اس طرح کی کوئی تجویز نہیں مل رہی ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ تھا جہاں نہ تو متعلقہ ریکارڈ پیش کیا گیا تھا اور نہ ہی کسی ذمہ دار شخص نے ان وجوہات کے حوالے سے بیان حلفی کی قسم کھائی تھی جن کی وجہ سے درخواست گزار کو انتخاب شدہ فہرست میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ یہاں ایسی صورتحال نہیں ہے، اس حقیقت کے علاوہ کہ انتخابی بورڈ کی طرف سے من مانی طرز

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عمل کا کوئی خاص الزام نہیں ہے۔ جواب دہندگان نے تمام متعلقہ ریکارڈ بھی پیش کیے ہیں جن پر ہم نے غور کیا ہے۔

سری راماسوامی نے پھر دی منیجر، گورنمنٹ برانچ پریس اور دیگر بنام فیصلے پر انحصار کیا۔ ڈی بی بیلیاپا، [1979] 2 ایس سی آر 458 ان کے اس بیان کی حمایت میں کہ شہریوں کے حقوق کو متاثر کرنے والے انتظامی احکامات میں اس کی وجوہات ہونی چاہئیں۔ ہمیں ڈر ہے کہ مذکورہ اصول کو انتخاب کے معاملات تک نہیں بڑھایا جا سکتا۔ جب تک قواعد کی ضرورت نہ ہو، انتخابی کمیٹی / انتخابی بورڈ وجوہات درج کرنے کا پابند نہیں ہے کہ وہ کسی خاص شخص کا انتخاب کیوں نہیں کر رہے ہیں اور / یا وہ کسی خاص شخص کا انتخاب کیوں کر رہے ہیں، جیسا کہ معاملہ ہو۔ اگر مذکورہ فیصلے پر اپیل گزار کے خلاف کیے گئے منفی تبصروں کے حوالے سے انحصار کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، تو اعتراض اس وجہ سے ناکام ہونا چاہیے کہ اس معاملے میں منفی تبصروں پر مشتمل یادداشت اس کی حمایت میں تفصیلات بیان کرتا ہے۔ یہ بات بھی اتنی ہی متعلقہ ہے کہ مذکورہ تبصرے دینے والے چیف آف آرمی اسٹاف کے خلاف بدنیتی یا من مانی کا کوئی الزام نہیں لگایا گیا ہے۔

مذکورہ بالا تمام وجوہات کی بناء پر، ہم اپیل کو خارج کرتے ہیں لیکن بغیر کسی قیمت کے۔

ٹی این اے **اپیل خارج کر دی گئی۔**

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document